بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایوم نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۳۰ امان ۱۳۴۷ ہش ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۸۷ھ ۳۰ مارچ ۱۹۶۸ء | نمبر ۶۸

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن شریف تقویٰ ہی کی تعلیم دیتا ہے اور یہی اس کی علت غائی ہے

انسان تقویٰ اختیار نہ کرے تو اس کی نمازیں بھی بے فائدہ اور دوزخ کی کلید ہو سکتی ہیں

"میں ہمیشہ اسی فکر میں رہتا ہوں اور سوچتا رہتا ہوں کہ کوئی ایسی راہ نکلے جس سے اللہ تعالےٰ کی عظمت اور جلال کا اظہار ہو اور لوگوں کو اس پر ایمان پیدا ہو۔ ایسا ایمان جو گناہ سے بچاتا ہے اور نیکیوں کے قریب کرتا ہے۔ میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے مجھ پر لا انتہا فضل اور انعام ہیں۔ ان کی تحدیث مجھ پر فرض ہے۔ پس میں جب کوئی کام کرتا ہوں تو میری غرض اور نیت اللہ تعالےٰ کے جلال کا اظہار ہوتی ہے۔ ایسا ہی اس آمین کی تقریب پر بھی ہوا ہے۔ یہ لڑکے چونکہ اللہ تعالےٰ کا ایک نشان ہیں اور ہر ایک ان میں سے خدا تعالےٰ کی پیشگوئیوں کا زندہ نمونہ ہے۔ اس لئے میں اللہ تعالےٰ کے ان نشانوں کی قدر کرنی فرض سمجھتا ہوں کیونکہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن کریم کی حقانیت اور خود اللہ تعالےٰ کی ہستی کے ثبوت ہیں۔ اس وقت جب انہوں نے اللہ تعالےٰ کی کلام کو پڑھ لیا تو مجھے کہا گیا کہ اس تقریب پر چند دعائیہ شعر جن میں اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم کا شکریہ بھی ہو لکھ دوں۔ میں جیسا کہ ابھی کہا ہے اصلاح کی فکر میں رہتا ہوں۔ میں نے اس تقریب کو بہت ہی مبارک سمجھا اور میں نے مناسب جانا کہ اس طرح سے تبلیغ کر دوں۔

پس یہ میری نیت اور غرض تھی چنانچہ جب میں نے اس کو شروع کیا اور یہ مصرعہ لکھا ؎

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

تو وہ دوسرا مصرعہ الہام ہوا ؎

جس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ بھی میرے اس فعل سے راضی ہوا ہے۔ قرآن شریف تقوےٰ ہی کی تعلیم دیتا ہے اور یہی اس کی علت غائی ہے۔ اگر انسان تقوےٰ اختیار نہ کرے تو اس کی نمازیں بھی بے فائدہ اور دوزخ کی کلید ہو سکتی ہیں۔ چنانچہ اس کی طرف اشارہ کر کے سعدی کہتا ہے ؎

کلید در دوزخ است آں نماز
کہ در چشم مردم گزاری دراز

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۲۹ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی عام طبیعت تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ لیکن تا حال کھانسی کی شکایت جاری ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین

۔۔ جب کہ احباب کو معلوم ہے مشرقی افریقہ میں جو پاک و ہند سے گئے ہوئے دوست برٹش پاسپورٹ حاصل کر کے وہاں رہ رہے تھے ان کو وہاں کی حکومتوں نے مشرقی افریقہ چھوڑنے کا حکم دے رکھا ہے۔ برطانوی حکومت نے ان لوگوں کو اپنے ہاں لینے سے انکار کر دیا ہے کوشش کی جا رہی ہے کہ دنیا کے کسی اور اچھے علاقے میں ان کی مستقل رہائش کا بندوبست ہو جائے احمدی دوستوں کی بھی ایک اچھی خاصی تعداد اس سے متاثر ہوئی ہے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں کسی اچھی جگہ پر مستقل رہائش اختیار کرنے کے انتظامات فرمائے

(وکالت تبشیر ربوہ)

۔۔ لاہور (بذریعہ ڈاک) محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر ایڈیٹر الفضل گزشتہ تین ہفتوں سے بیمار ہیں اور ۲۱ ماہ حال سے بغرض علاج میو ہسپتال میں داخل ہیں غالباً آپ کا اپریشن ہوگا۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے محترم شیخ صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

۔۔ حضرت مولوی فضل الدین صاحب وکیل کی صحت کے بارہ میں لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ کی طبیعت پہلے کی نسبت کچھ سنبھلی ہوئی ہے۔ لیکن کمزوری بہت ہے۔ دوائیاں غیر مؤثر ثابت نہیں ہو رہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان کرام حضرت مولوی صاحب کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

۔۔ لاہور ۔۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مکرم شیخ مبارک محمود صاحب پانی پتی کو ۲۲ مارچ شنبہ کے روز ساڑھے دس بجے شب دختر عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی کی پوتی اور محترم ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب دہلوی مرحوم کی نواسی ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ اور اسے خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

۳۰ مارچ ۱۹۶۸ء

مغربی تہذیب کے علمبرداروں کے وحشیانہ مظالم

حال ہی اخبارات میں وحشیانہ مظالم کی ایک لرزہ خیز "داستان" شائع ہوئی ہے۔ یہ فرضی داستان نہیں بلکہ حکومت برازیل کے مقرر کردہ کمیشن کی تحقیقات کے نتیجہ میں منظر عام پر آنے والے اصل واقعات ہیں۔ کمیشن کی دل ہلا دینے والی رپورٹ کا خلاصہ یہ ہے:۔

"برازیل میں فرنگی باشندوں نے ہزارہا ریڈ انڈینز کو قتل کر دیا ہے۔ اس کے نتیجہ میں ریڈ انڈینز کے چار قبیلے بالکل نیست و نابود ہو گئے ہیں۔ چوری سے لے کر آبروریزی اور قتل و غارت گری تک کوئی ایسا ظلم نہیں جو ان ریڈ انڈینز پر نہ ڈھایا گیا ہو۔ ماٹا گروسو کے صوبہ میں ایک پورے قبیلہ کو ہوائی جہازوں سے بم برسا برسا کر ہلاک کر دیا گیا فرنگیوں کی اس تنظیم کے افراد نے جو اس وحشت و بربریت اور غارتگری کی ذمہ دار ہے بموں کے دھماکوں سے بچ جانے والے ریڈ انڈینز کا تعاقب کیا اور انہیں مشین گنوں سے اڑا کر رکھ دیا تاکہ کوئی شخص زندہ بچ کر نہ جا سکے۔ جان بچا کر فرار ہونے والی ایک انڈین عورت اور اس کے بچے کو نہایت بے دردی سے موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ تعاقب کرنے والے فرنگی نے پہلے اس عورت کی آنکھوں کے سامنے اس کے بچے کو دماغ میں گولی مار کر ہلاک کیا اور پھر اس عورت کو درخت سے لٹکا کر اس کے جسم کے چاقو سے دو ٹکڑے کر دیئے۔۔۔ ریڈ انڈینز کا ایک قبیلہ دریائے آرنیو کے کنارے خیمہ زن تھا۔ فرنگی ان سے ملے اور تحفہ کے طور پر انہیں چینی کے پیکٹ پیش کئے جن میں سنکھیا ملی ہوئی تھی۔ یہ تحفہ اس پورے قبیلہ کے لئے پیغام موت ثابت ہوا۔ اسی طرح فرنگیوں نے ٹیکوں کے ذریعہ ریڈ انڈینز کے دو قبیلوں میں چیچک کا مرض پھیلا دیا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ دونوں قبیلے اس مہلک مرض میں مبتلا ہو کر صفحۂ ہستی سے نابود ہو گئے۔ فرنگیوں نے اس طرح ہزاروں ریڈ انڈینز کو موت کی نیند سلا کر اور انہیں نیست و نابود کر کے ان کی زمینوں پر قبضہ جما لیا ہے۔" (تلخیص روزنامہ "امروز" لاہور ۲۱ مارچ ۱۹۶۸ء صفحہ ۶)

خبر میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ تحقیقات کے نتیجہ میں ۱۳۴ افراد کے خلاف مختلف قسم کے مظالم ڈھانے کے الزام میں مقدمہ رجسٹر کر لیا گیا ہے۔ نیز دو سو سرکاری افسر غفلت برتنے کے الزام میں برطرف کر دیئے گئے ہیں۔ ادھر ان فرنگیوں کے مظالم کی داستانیں عام ہونے پر بعض طبقوں کی طرف سے حکومت پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ ایسے وحشیانہ مظالم کے ذمہ دار افراد کو عبرت ناک سزائیں دی جائیں۔ لیکن ہزاروں بے گناہ ریڈ انڈینز کو نیست و نابود کر چکنے کے بعد یہ چیخ و پکار اور واویلا کا شور سراسر بے معنی ہے اور اس کی مگرمچھ کے آنسوؤں سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ ملک کے ایک حصہ میں اتنے وسیع پیمانہ پر وحشت و بربریت کا مظاہرہ ہوتا ہے، بستیوں پر ہوائی جہازوں سے بم برسائے جاتے ہیں۔ ریڈ انڈینز کے قبیلوں کے قبیلے اس طرح نیست و نابود کر دیئے جاتے ہیں کہ ان میں سے ایک آدمی بھی زندہ نہیں رہتا، ان کے علاقوں اور زمینوں پر درندہ صفت انسان قابض ہو جاتے ہیں۔ اور حکومت کو پتہ بھی نہیں چلتا۔ کہ ملک کے ایک حصہ میں کیا قیامت ٹوٹ رہی ہے۔ وہ اگر کوئی قدم اٹھاتی بھی ہے تو اس وقت جب اس سارے خونیں ڈرامہ کا ڈراپ سین ہو چکتا ہے۔

پھر اس انسانیت سوز واقعہ کا یہ پہلو بھی کچھ کم اہم نہیں ہے کہ اس قسم کے وحشیانہ مظالم جن لوگوں نے اس ترقی یافتہ زمانے میں ڈھائے ہیں وہ تہذیب کے علمبردار کہلاتے ہیں۔ ان کی نگاہ میں دنیا کی باقی قومیں جو مغربی تہذیب کے علاوہ کسی اور تہذیب و تمدن اور ثقافت کی علمبردار ہیں سب کی سب غیر مہذب اور ناشائستہ ہیں۔ پھر وہ جس مغربی تہذیب کے پروردہ ہیں وہ وہی تہذیب ہے جسے ایک زمانہ تک عیسائی پادری عیسائی تہذیب کا نام دے دے کر اس کی مادی ترقی اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والے مغربی طاقتوں کے غلبہ و استیلاء کو عیسائیت کی صداقت کے طور پر پیش کرتے رہے ہیں۔ اور ببانگ دہل یہ اعلان کرتے رہے ہیں کہ ہماری مغربی تہذیب جو دراصل عیسائی تہذیب ہی کا دوسرا نام ہے احترام انسانیت کی علمبردار ہے۔ اور انیسویں صدی میں ہماری یہ تہذیب بام عروج کو پہنچی ہے انسانیت کی سربلندی و سرفرازی کی صدی ہے۔ اسی لئے مشہور امریکی مناد ڈاکٹر جان ہنری بیروز نے ۱۸۹۷ء میں اپنے ایک لیکچر میں اسلام کا نہایت حقارت سے ذکر کرتے ہوئے کہا تھا کہ اسلام جس شکل میں آج قسطنطنیہ اور افریقہ میں ہمیں نظر آتا ہے ہماری اس انسانیت اور انسانی اقدار کی علمبردار صدی سے کوئی مناسبت نہیں رکھتا۔ اس لئے اس بات کا کوئی امکان نہیں ہے کہ وہ بنی نوع انسان کے دلوں پر فتح پا سکے (بیروز لیکچرز صفحہ ۲۳) ادھر جیمز رسل لوویل نے مغربی تہذیب کی برکات گنواتے ہوئے کہا تھا:۔

"تم دنیا میں ایک مربع میل کا علاقہ ایسا نہیں دکھا سکتے جہاں بیماروں کو شفایاب کیا جاتا ہو، بچوں کو تحفظ دیا جاتا ہو، نسوانیت کا احترام کیا جاتا ہو۔ اور انسانی زندگی کے تقدس کا پاس کیا جاتا ہو اور یہ سب کچھ وہاں عیسائیت کے طفیل اور صدقہ میں نہ ہو رہا ہو۔" (دی کرسچن فیتھ صفحہ ۳۱۵)

آج مغرب کی مادی تہذیب کے علمبردار اور اس کو عیسائی تہذیب کا نام دے کر اس پر فخر کرنے والے عیسائیت کے فرنگی مناد برازیل کے نام نہاد مہذب فرنگیوں کی اس وحشت و بربریت پر کیا کہیں گے۔ کیا یہ وہی تہذیب نہیں جس کا ڈھنڈورا پیٹ پیٹ کر وہ اسلام کے خلاف زبان طعن دراز کیا کرتے تھے اور اسلام کی خالصتاً دفاعی جنگوں پر بلاوجہ معترض ہوتے ہوئے اسے نعوذ باللہ وحشت و بربریت کا مذہب قرار دینا ان کا دن رات کا مشغلہ تھا۔ اگر تہذیب اسی کا نام ہے تو یقیناً دنیا غیر مہذب ہی بھلی۔ کم از کم وہ بے گناہ انسانوں کا اس بے دردی کے ساتھ خون بہانے سے تو محفوظ رہے گی حقیقت یہ ہے کہ مغربی تہذیب کی بنیاد دنیوی لذات اور عیش پرستی پر ہے اس کا روحانیت اور اخلاق فاضلہ کے ساتھ دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ دنیوی لذات اور عیش پرستی کا جذبہ ہی اس ظلم و ستم کا اصل محرک ہے جو برازیل کی سرزمین میں روا رکھا گیا ہے ریڈ انڈینز کے علاقوں اور ان کی زمینوں پر قبضہ کر کے خود عیش کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی حرص کی وجہ سے ہزاروں ریڈ انڈین مردوں عورتوں لڑکے لڑکیوں حتیٰ کہ شیر خوار بچوں تک کو موت کے گھاٹ اتارا گیا ہے۔ اگر ہوا و ہوس اور عیش پرستی کا جذبہ کارفرما نہ ہوتا تو اتنا بڑا ظلم کہ جس کے تصور سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کبھی روا نہ رکھا جاتا۔ ایسی وحشیانہ تہذیب اب زیادہ عرصہ تک دنیا میں قائم نہیں رہ سکتی۔ اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغربی تہذیب کو اسلامی تہذیب کی ضد قرار دیتے ہوئے احمدی نوجوانوں کو اس کی نقالی کرنے سے سختی سے منع فرمایا تھا۔ چنانچہ حضورؒ فرماتے ہیں:۔

"ہم میں سے جو شخص بھی مغربی تہذیب کا دلدادہ ہے وہ روحانی میدان کا اہل نہیں۔ جس تہذیب نے ہمارے مقدس آقا کی تصویر کو دنیا کے سامنے بھیانک رنگ میں پیش کیا ہے، جس تہذیب نے اسلامی تمدن کی شکل کو بدل دیا ہے جب تک ہم اس کی ایک ایک اینٹ کو ریزہ ریزہ نہ کر دیں۔ کبھی چین اور اطمینان کی نیند نہیں سو سکتے۔ وہ لوگ جو یورپ کی نقالی کرتے اور مغربیت کی رو میں بہتے چلے جاتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہمارے تن بدن میں تو ان کی ایک ایک چیز کو دیکھ کر آگ لگ جانی چاہیئے کیونکہ اسلام اور مغربیت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے یا اسلامی ثقافت زندہ رہے گی یا مغربیت زندہ رہے گی۔ دونوں کی بنیادیں متضاد اصول پر ہیں اور ان کا ایک ہی جگہ جمع ہونا ناممکن ہے۔ مغربیت کی بنیاد ساری کی ساری دنیوی لذات اور عیش پرستی پر ہے اور اسلام کی بنیاد کلی طور پر اللہ تعالیٰ کی رضامندی روحانیت اور اخلاق کی درستی پر ہے اس لئے ان دونوں کا اجتماع ناممکن ہے"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۱۱)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (احزاب ع ۷)

حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اہم ارشادات

جیسا کہ احباب کو علم ہے حال ہی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت کو یہ بابرکت تحریک فرمائی ہے کہ :-

"میں چاہتا ہوں کہ تمام جماعت کثرت کے ساتھ تسبیح، تحمید اور درود پڑھنے والی بن جائے اس طرح پر کہ ہمارے بڑے، مرد ہوں یا عورتیں کم از کم دو سو بار یہ تسبیح، تحمید اور درود پڑھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا ہے یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ اور ہمارے نوجوان بچے پندرہ سال سے ۲۵ سال کی عمر کے ایک سو بار یہ تسبیح اور درود پڑھیں اور ہمارے بچے سات سال سے پندرہ سال تک ۳۳ دفعہ یہ تسبیح اور درود پڑھیں اور ہمارے بچے اور بچیاں (پہلے بھی بچے اور بچیاں ہیں) جن کی عمر سات سال سے کم ہے جو ابھی پڑھنا بھی نہیں جانتے انکے والدین یا ان کے سرپرست اگر والدین نہ ہوں ایسا انتظام کریں کہ ہر وہ بچہ یا بچی جو کچھ بولنے لگ گئی ہے۔ لفظ اٹھانے لگ گئی ہے۔ سات سال کی عمر تک اُن سے تین دفعہ کم از کم یہ تسبیح اور درود کہلوایا جائے۔ اس طرح پر بڑے (۲۵ سال سے زائد عمر کے) دو سو دفعہ، جوان کم از کم ایک سو بار اور بچے تینتیس بار اور بالکل چھوٹے بچے تین بار تسبیح اور تحمید کریں۔

پس جماعت کو چاہیئے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور کم از کم مذکورہ تعداد میں (زیادہ سے زیادہ جس کو جتنی بھی توفیق ملے) اس ذکر و درود کو پڑھے اور اس احساس کے ساتھ پڑھے کہ بڑی ذمہ داری ہے ہم پر تسبیح و تحمید اور درود پڑھنے کی۔"

حضور کی اس اہم تحریک کے پیشِ نظر حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند ضروری ارشادات درجِ ذیل کئے جاتے ہیں تاکہ احباب کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک کی اہمیت و عظمت کا مزید احساس ہو اور وہ التزام کے ساتھ اس پر عمل پیرا ہونے کی سعادت حاصل کریں۔

آنحضرتؐ کی ستائش اور شکر گزاری

"ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی صدق و صفا دیکھئے آپؐ نے ہر ایک قسم کی بدتحریک کا مقابلہ کیا۔ طرح طرح کے مصائب اور تکالیف اٹھائیں لیکن پروا نہ کی۔ یہی صدق و صفا تھا جس کے باعث اللہ تعالےٰ نے فضل کیا۔ اسی لئے تو فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ (احزاب ع ۷)

ترجمہ :- اللہ تعالےٰ اور اس کے تمام فرشتے اس نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجو!

اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالےٰ نے ان کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لئے کوئی لفظ خاص نہیں فرمایا۔ لفظ تو مل سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کئے۔ یعنی آپؐ کے اعمالِ صالحہ کی تعریف تحدید سے بیرون تھی۔ اس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔

آپؐ کی روح میں وہ صدق و صفا تھا اور آپؐ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر درود بھیجیں۔"

(الحکم جلد ۷ نمبر ۲۵ صفحہ ۲)

"درود شریف ..... اس غرض سے پڑھنا چاہیئے کہ تا خداوند کریم اپنی کامل برکات اپنے نبی کریمؐ پر نازل کرے ..... اور اس کی بزرگی اور اس کی شان و شوکت اس عالم اور اس عالم میں ظاہر کرے ..... اور اس کا جلال دنیا اور آخرت میں چمکے۔" (مکتوباتِ احمدیہ جلد اول صفحہ ۱۴)

"درود شریف ..... بکثرت پڑھو مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حسن اور احسان کو مدنظر رکھ کر۔ اور آپؐ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے۔ اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے۔"

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۳ صفحہ ۱۴)

"درود شریف اس غرض کی ترقی کے لئے پڑھا جائے جس کے لئے سرورِ عالمؐ نے فرمایا اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيٰى۔ ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيٰى۔ وہ زندہ رہ کر کیا کرتے۔ اسی کام کی تکمیل کے لئے درود شریف پڑھو۔" (بروایت حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ)

(منقولہ از نوٹ بک حضرت ممدوحؓ بابت ۱۸۹۴ء)

آنحضرتؐ پر انوار کے نزول کے لئے دعا

"ایک رات اسی عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہو گیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمدؐ کی طرف بھیجے تھے صلے اللہ علیہ وسلم۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۶۲ حاشیہ)

"میں نے دیکھا کہ دو سقے یعنی ماشکی آئے اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں اور ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں هٰذَا بِمَا صَلَّيْتَ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۸ حاشیہ)

"درود شریف کے طفیل ..... اللہ تعالےٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں۔ اور وہاں سے نکل کر ان کی لا انتہا نالیاں ہو جاتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔ ..... درود شریف کیا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔"

(اخبار الحکم جلد ۷ نمبر ۲۵ صفحہ ۲)

نزولِ برکات کے واسطے دعا

"آپ درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں اور جیسا کہ کوئی اپنے پیارے کے لئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے حضرت نبی کریمؐ کے لئے برکت چاہیں اور بہت ہی تضرع سے چاہیں۔ اور اس تضرع اور دعا میں کچھ بناوٹ نہ ہو بلکہ چاہیئے کہ حضرت نبی کریمؐ سے سچی دوستی اور محبت ہو۔ اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے مانگی جائیں۔ کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں۔"

(مکتوباتِ احمد جلد اوّل صفحہ ۲۴)

سلام کی حقیقت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مسیح موعودؑ کو السلام علیکم پہنچایا۔ یہ درحقیقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک پیشگوئی ہے ..... کہ جس قدر مخالفین کی طرف سے فتنے اٹھیں گے ..... ان سب باتوں میں ان کو نامراد رکھے گا اور تمہارے شاملِ حال سلامتی رہے گی اور ہمیشہ

کے لئے عزت اور بزرگی اور قبولیت اور ہر ایک ناکامی سے سلامتی صفحۂ دنیا میں محفوظ رہے گی جیسا کہ السلام علیکم کا مفہوم ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۷ حاشیہ)

(شرائط بیعت) "سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔"

(اشتہار ۱۲ جولائی ۱۸۸۹ء)

"نماز کو مغز دار بنانا چاہیئے جو دعا اور تسبیح و تہلیل سے بھری ہوئی ہو اور دعا اور استغفار اور درود شریف کا التزام رکھنا چاہیئے اور ہمیشہ خدا تعالےٰ سے نیک کاموں اور نیک خیالوں اور نیک ارادوں کی توفیق مانگنی چاہیئے کہ بجز اس کی توفیق کے کچھ نہیں ہو سکتا۔"

(اخبار البدر جلد ۲ نمبر ۳۰ صفحہ ۲۳۹)

(از مکتوب ۱۲ جون ۱۸۸۳ء بنام میر عباس علی) "آپ درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں اور جیسا کہ کوئی اپنے پیارے کے لئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے حضرت نبی کریم کے لئے برکت چاہیں اور بہت ہی تضرع سے چاہیں۔ اور اس تضرع اور دعا میں کچھ بناوٹ نہ ہو۔ بلکہ چاہیئے کہ حضرت نبی کریمؐ سے سچی دوستی اور محبت ہو۔ اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے مانگی جائیں کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۲۴)

(ترجمہ عربی عبارت) اے لوگو! اس رسول پر درود اور سلام بھیجو جس کے قدم پر تمام لوگوں کو جمع کیا گیا اور وہ اپنے خداوند رحیم و کریم کی طرف کھینچے چلے آئے۔ جس نے بہت سی مخلوق کو مہلک اور پُر مشقت جنگلوں سے نکال کر امن و امان کے سبزہ زاروں اور باغوں میں پہنچایا۔ اور دہشت زدہ دلوں کو دلیری اور بہادری بخشی اور تھک کر چور ہو چکی ہوئی اور درماندہ ہمتوں کو قوی کیا اور مفقود ہو چکے ہوئے انوار کو پھر موجود کیا اور حقائق و معارف کے نہایت درخشاں اور خوبصورت موتی اور یاقوت اور مرجان لایا اور اصول قائم کئے اور عقول کو آداب سے زینت بخشی اور لوگوں کو کفر اور گمراہی اور سرکشی کی زنجیروں سے نکالا اور مومنوں اور مسلموں کو جو آپؐ کی خیر و برکت کے طالب تھے اور ہیں یقین اور جمعیت اور اطمینان کا پیالہ پلایا اور انہیں شر اور فساد اور خسارہ کی راہوں سے بچایا اور خیر اور سعادت اور نکوکاری کی تمام راہوں پر چلایا۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۴)

(ایضاً) اس محسن نبیؐ پر درود بھیجو جو خداوند رحمان و منّان کی صفات کا مظہر ہے کیونکہ احسان کا بدلہ احسان ہی ہے۔ اور جس دل میں آپ کے احسانات کا احساس نہیں اس میں یا تو ایمان ہی نہیں اور یا پھر وہ اپنے ایمان کو خود تباہ کرنے کے درپے ہے۔ اے اللہ اس امّی رسولؐ اور نبیؐ پر درود بھیج جس نے آخرین کو بھی سیراب کیا ہے جیسا کہ اس نے اوّلین کو سیراب کیا تھا اور اپنے رنگ میں رنگین اور پاک لوگوں میں داخل کیا تھا۔

(اعجاز المسیح صفحہ ۴۳)

(روایت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی) "جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی تو حضورؑ نے مجھے درود شریف اور استغفار کثرت سے پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔"

ایک شخص نے بیعت کے بعد عرض کیا کہ حضور مجھے کوئی وظیفہ بتائیں۔ فرمایا "نمازوں کو سنوار کر پڑھو کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے اور اس میں ساری لذّت اور خزانے بھرے ہوئے ہیں۔ صدق دل سے روزے رکھو۔ صدقہ و خیرات کرو۔ درود و استغفار پڑھا کرو۔"

(الحکم جلد ۷ پرچہ ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء)

مکرم مولوی غلام حسین صاحب ڈنگوی نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے والد صاحب چشتیائی طریق سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے احمدیت سے قبل میرا بھی اس طریق کے وظائف کی طرف میلان تھا بلکہ ایک حد تک اب بھی ہے پس حضور مجھے کوئی وظیفہ بتائیں جو میں پڑھا کروں۔ فرمایا ہمارے ہاں تو کوئی ایسا وظیفہ نہیں ہے ہاں استغفار بہت کیا کریں اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات کو یاد کر کے آپؐ پر کثرت سے درود بھیجا کریں۔ بس یہی وظیفہ ہے۔

درود شریف کے پڑھنے کا صحیح طریق

"درود شریف اس طور پر نہ پڑھیں کہ جیسا عام لوگ طوطے کی طرح پڑھتے ہیں نہ ان کو جناب حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ کامل خلوص ہوتا ہے اور نہ وہ حضور تام سے اپنے رسول مقبولؐ کے لئے برکاتِ الٰہی مانگتے ہیں۔ بلکہ درود شریف سے پہلے اپنا یہ مذہب قائم کر لینا چاہیئے کہ رابطۂ محبتِ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ ہرگز اپنا دل تجویز نہ کر سکے کہ ابتدائے زمانہ سے انتہا تک کوئی ایسا فرد بشر گزرا ہے جو اس مرتبۂ محبت رکھتا تھا۔ یا کوئی ایسا فرد آنے والا ہے جو اس سے ترقی کرے گا۔

اور قیام اس مذہب کا اس طرح پر ہو سکتا ہے کہ جو کچھ محبانِ صادق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مصائب اور شدائد اٹھاتے رہے ہیں یا آئندہ اٹھا سکیں۔ یا جن جن مصائب کا نازل ہونا عقل تجویز کر سکتی ہے وہ سب کچھ اٹھانے کے لئے دلی صدق سے حاضر ہو اور کوئی ایسی مصیبت عقل یا قوت واہمہ پیش نہ نہ کر سکے کہ جس کے اٹھانے سے دل رُک جائے۔ اور کوئی ایسا حکم عقل پیش نہ کر سکے کہ جس کی اطاعت سے دل میں کچھ روک یا انقباض پیدا ہو اور کوئی ایسا مخلوق دل میں جگہ نہ رکھتا ہو جو اس جنس کی محبت میں حصہ دار ہو۔۔۔۔۔ پس جب اس طور پر یہ درود شریف پڑھا گیا تو وہ رسم اور عادت سے باہر ہے اور بلاشبہ اس کے عجیب انوار صادر ہوں گے۔

اور حضور تام کی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ اکثر اوقات گریہ و بکا ساتھ شامل ہو اور یہاں تک یہ توجہ رگ اور ریشہ میں تاثیر کرے کہ خواب اور بیداری یکساں ہو جائے۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۱۳)

درود شریف کس غرض سے پڑھنا چاہیئے

"جیسا کہ میں نے زبانی بھی عرض کیا تھا درود شریف اس غرض سے پڑھنا چاہیئے کہ تا خداوند کریم اپنی کامل برکات اپنے نبی کریمؐ پر نازل کرے اور اس کو تمام عالم کے لئے سرچشمہ برکتوں کا بنا دے اور اس کی بزرگی اور اس کی شان و شوکت اس عالم اور اس عالم میں ظاہر کرے۔ یہ دعا حضور تام سے ہونی چاہیئے۔ جیسے کوئی اپنی مصیبت کے وقت حضور تام سے دعا کرتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ تضرع اور التجاء کی جائے۔ اور کچھ اپنا حصہ نہیں رکھنا چاہیئے کہ اس سے مجھ کو یہ ثواب ہوگا یا یہ درجہ ملے گا بلکہ خالص یہی مقصود ہونا چاہیئے کہ برکاتِ کاملہ الٰہیہ حضرت رسولِ مقبول (صلے اللہ علیہ وسلم) پر نازل ہوں اور اس کا جلال دنیا اور آخرت میں چمکے اور اس مطلب پر انعقاد ہمت ہونا چاہیئے اور دن رات دوام توجہ چاہیئے یہاں تک کہ کوئی مراد اپنے دل میں اس سے زیادہ نہ ہو۔"

(مکتوبات جلد اوّل صفحہ ۱۳)

"آپ درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں اور جیسا کہ کوئی اپنے پیارے کے لئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے۔ ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے حضرت نبی کریمؐ کے لئے برکت چاہیں اور بہت ہی تضرع سے چاہیں اور اس تضرع اور دعا میں کچھ بناوٹ نہ ہو۔ بلکہ چاہیئے کہ حضرت نبی کریمؐ سے سچی دوستی اور محبت ہو۔ اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے مانگی جائیں کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۲۴-۲۵)

آنحضرتؐ پر درود بھیجنے کے حکم میں کیا حکمت ہے

"اگرچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی کی دعا کی حاجت نہیں لیکن اس میں ایک نہایت عمیق بھید ہے۔ جو شخص ذاتی محبت سے کسی کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ بباعث علاقہ ذاتی محبت کے اس شخص کے وجود کی ایک جزو ہو جاتا ہے۔ پس جو فیضان شخص مدعو لہٗ پر ہوتا ہے وہی فیضان اس پر ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر فیضان حضرت احدیّت کے بے انتہاء ہیں اس لئے درود بھیجنے والوں کو کہ جو ذاتی محبت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت چاہتے ہیں بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے مگر بغیر روحانی جوش اور ذاتی محبت کے یہ فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتا ہے۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۲۴-۲۵)

"فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں اور وہاں سے نکل کر ان کی لا انتہاء نالیاں ہو جاتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔ یقیناً کوئی فیض بدوں وساطت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دوسروں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔

اور فرمایا۔ درود شریف کیا ہے؟ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔"

(اخبار الحکم جلد ۷ نمبر ۵ صفحہ ۷)

جامعہ نصرت ربوہ کے خوانین کا چھٹا جلسہ عطائے اسناد و انعامات

طالبات کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم نصائح

مورخہ ۲۴ مارچ ۶۸ء بروز اتوار جامعہ نصرت برائے خواتین کا چھٹا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمائی اور طالبات کو انعامات و سرٹیفکیٹ عطا فرمائے۔ یہ طالبات جامعہ نصرت کی انتہائی خوش بختی ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بھی اس جلسہ میں تشریف لائے اور جامعہ نصرت کے سٹاف و طالبات کو بہت سی قیمتی نصائح سے مستفید فرمایا۔

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ پونے دس بجے تشریف لائیں۔ محترمہ پرنسپل صاحبہ اور سٹاف نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ بعد ازاں آپ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ڈائریکٹرس جامعہ نصرت اور دیگر ممبرات سٹاف کے ساتھ جلوس کی شکل میں سٹیج پر تشریف لائیں اور آپ کے کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہونے کے بعد ٹھیک دس بجے جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔

سب سے پہلے پرنسپل صاحبہ نے اکتالیس طالبات کو بی اے کی اسناد دیں اس کے بعد انہوں نے کالج کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ رپورٹ میں انہوں نے جامعہ نصرت کے خوشکن نتائج۔ لائبریری میں توسیع اور کالج کی مختلف سوسائٹیوں کی سرگرمیوں کا ذکر کیا۔ آپ نے بتایا کہ ہوسٹل جامعہ نصرت میں ایک ڈسپنسری کی ضرورت شدت سے محسوس ہوتی ہے۔

محترمہ پرنسپل صاحبہ نے امتحانات کے نتائج کے اوسط پر اطمینان اور مسرت کا اظہار کیا اور بتایا کہ درس و تدریس کا کام محنت سے جاری رہتا ہے اور اس تن دہی کا نتیجہ ہے کہ بی اے میں تیرہ طالبات نے فرسٹ ڈویژن حاصل کی اور وظیفہ کی حقدار قرار پائیں۔ ایف اے میں سات طالبات نے وظائف حاصل کئے رپورٹ میں اس امر کا ذکر بھی تھا کہ طالبات کے لئے صحت مند تعلیمی ماحول کی تشکیل پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔ کالج یونین کے علاوہ دس سوسائٹیاں قائم ہیں جن کی سرگرمیوں میں طالبات بعد شوق حصہ لیتی ہیں۔ جامعہ نصرت کا مجلہ "النصرت" بھی باقاعدہ شائع ہوتا ہے۔

محترمہ پرنسپل صاحبہ کی رپورٹ کے بعد حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح نے بی اے اور ایف اے کی طالبات کو دینیات کے پرچے میں کامیاب ہونے پر سرٹیفکیٹ اور ایف اے کی ۶۷ طالبات کو بورڈ کے امتحان میں کامیاب ہونے پر سرٹیفکیٹ عطا فرمائے۔ بعد ازاں آپ نے طالبات کو ان کی تعلیمی کارکردگی پر انعامات تقسیم فرمائے اور بورڈ اور یونیورسٹی کی فٹ بال والی بال اور بیڈمنٹن کی ٹیموں کو ٹرافیاں اور انعامات دیئے۔

تقسیم انعامات کے فوراً بعد قریباً گیارہ بجے ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی اہم مصروفیات کے باوجود تشریف لے آئے جلسہ عطائے اسناد کے موقع پر حضور نے خطاب فرمایا۔ خطاب سے پہلے حضور نے جامعہ نصرت کی ایک طالبہ کو یونیورسٹی کے امتحان میں عربی میں اول آنے پر طلائی تمغہ اور تین طالبات کو بورڈ کی طرف سے انگریزی اور اردو کے تقریری مقابلہ میں اول اور دوم آنے پر سو سو اور پچھتر روپے کے انعامی بانڈز مرحمت فرمائے۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں جامعہ نصرت کے خوشکن نتائج پر اظہار اطمینان کیا اور فرمایا کہ اگر مزید کوشش کی جائے تو نتائج اس سے بھی بہتر ہو سکتے ہیں اور طالبات زندگی کے ہر میدان میں اپنی جدوجہد اور سعی پیہم سے دوسروں پر سبقت لے جا سکتی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ صحیح ہے کہ سٹاف کے تعاون اور اشتراک عمل سے صحت مندانہ تعلیمی ماحول حاصل ہے۔ لیکن جامعہ نصرت کے سٹاف سے اس سے بھی زیادہ کی توقع کی جاتی ہے۔ اس لئے کہ وہ صدر انجمن احمدیہ کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے سامنے بھی جوابدہ ہیں۔ پس اس ادارہ میں صرف دنیاوی تعلیم کا ہی خیال نہیں رکھنا بلکہ سچی مسلمان خاتون کی روح بھی پیدا کرنا ہے

جلسہ یوم والدین کے انعقاد پر حضور نے انتہائی خوشنودی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ والدین اور اساتذہ کے تعاون سے بچوں کے بہت سے الجھے ہوئے مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہمارے تعلیمی اداروں کو سال میں دو بار یوم والدین منانا چاہیئے جس میں والدین کو بتایا جائے کہ بچوں کی تربیت میں ہم کس رنگ میں آپ کی مدد کر رہے ہیں اور یہ کہ بچوں کو تعلیمی اداروں میں بھیجنے کے بعد والدین کی ذمہ داری ختم نہیں ہو جاتی بلکہ تربیت کی اصل ذمہ داری والدین پر عائد ہوتی ہے۔

مجلس دینیات کے قیام پر حضور نے بہت مسرت کا اظہار فرمایا۔ کیونکہ یہ واحد تعلیمی ادارہ ہے۔ جہاں مجلس دینیات کا قیام عمل میں لایا گیا ہے آپ نے امید ظاہر فرمائی کہ یہ مجلس طالبات کے لئے روحانی علوم و فیوض کا سرچشمہ ثابت ہوگی اور طالبات میں اسلام کی حقیقی روح پیدا کرے گی۔ حضور نے فرمایا کہ اس مجلس کو علوم قرآنی اور کتب حضرت مسیح موعود کے امتحان کا بھی انتظام کرنا چاہیئے۔ حضور نے یہ اعلان فرمایا کہ اول آنے والی طالبہ کو حضور پورے سال کی فیس بطور انعام عنایت فرمائیں گے۔

پرنسپل صاحبہ نے اپنی رپورٹ میں ہوسٹل میں ڈسپنسری کی ضرورت اور اس کی اہمیت کا ذکر کیا تھا۔ حضور نے اس امر پر بہت حیرت کا اظہار فرمایا کہ جامعہ نصرت میں کوئی ڈسپنسری نہیں ہے کیونکہ کوئی تعلیمی ادارہ ڈسپنسری کے بغیر نہیں چل سکتا حضور نے فرمایا کہ انتظامیہ اس ضرورت کو پورا کر دے گی۔

حضور نے فرمایا کہ یہ دن طالبات کے لئے بہت مبارک ہے کیونکہ انہیں کئی برسوں کی محنت اور تندہی کے بعد اسناد ملتی ہیں لیکن اس سے بھی زیادہ اہم ایک ایک اور کانووکیشن ہے۔ اور یہ روز جزا و سزا ہے اس روز تمام بندوں کے اعمال کا محاسبہ ہوتا ہے۔ اس کانووکیشن میں صرف کامیاب ہونے والے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ لیکن اس دوسری کانووکیشن میں ہر ایک کو سند ملے گی۔ کسی کو دائیں ہاتھ میں اور کسی کو بائیں ہاتھ میں۔ جس طرح اس کانووکیشن میں اسناد حاصل کرنے کے لئے نصاب کی کتب کو سمجھنا ضروری ہے اسی طرح آئندہ ہونے والی کانووکیشن کے لئے بھی نصاب مقرر ہے اور یہ کتاب مقدس قرآن کریم ہے۔ دنیا میں ہونے والے امتحانوں کی طرح اس امتحان میں کامیابی کے لئے بھی کئی پرچوں کی تیاری کرنی ہوتی ہے اور یہ پرچے دس ہیں۔ یعنی نفس کی قربانی۔ صدق و صفا۔ اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت۔ زبان حق گو اور دل حق پرست۔ صبر۔ انکسار۔ حاجتمندوں کی حاجت روائی۔ اللہ تعالیٰ کے حکم پر جائز چیزوں سے [illegible]۔ عفت کی حفاظت اور یاد الٰہی۔

جب حضور اپنے خطاب کے بعد واپس تشریف لے گئے تو محترمہ پرنسپل صاحبہ نے جلسہ عطائے اسناد و انعامات کے اختتام کا اعلان کیا اور جامعہ نصرت کی طالبات و سٹاف کی طرف سے تمام مہمان خواتین کا شکریہ ادا کیا۔

دعائے مغفرت

میری لڑکی صفیہ بیگم اچانک فوت ہو گئی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون اور اس کا ۲½ سال کا ایک بچہ رہ گیا ہے۔ احباب میری بیٹی کی مغفرت اور اس کے معصوم بچے کے لئے درازی عمر و خادم دین ہونے کی دعا فرمائیں۔

صفدر علی خاں بلوچ
پتہ ۳۶ بلوچاں۔ ضلع سرگودھا

سابقون تحریک جدید سال ۳۴/۳۴

مکرم ڈاکٹر عبدالوحید صاحب بخاری ابن احمد بخش صاحب		۱۱۵/-
" منجانب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی	"	۳۴/-
" محترمہ اہلیہ صاحبہ شاہ بیگم صاحبہ	"	۲۴/-
" دختر امۃ الوحید صاحبہ	"	۲۴/-
" پسر خالد احمد صاحب	"	۲۴/-
" چوہدری محمد نذیر احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر	"	۱۵۰/-
" حکیم محمد نذیر صاحب		۱۰/۲۵
		۳۸۱-۲۵

(وکیل المال اول تحریک جدید)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع مدلل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔ وصیت کنندگان سکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۱۹۹

میں امۃ المجیب جاوید زوجہ محمد اسلم صاحب جاوید قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرین فورڈ لنڈن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ جولائی ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائیداد اور آمد نہیں۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوندہ ۔۔ ۔۔۔ ۶۰۰۰ روپے

۲۔ زیورات ۔۔ ۔۔ ۲۳۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے (شرط اول ۔۔ ۔۔ ۱۰ روپے)

الامۃ:۔ امۃ المجیب جاوید

گواہ شد:۔ محمد اسلم جاوید خاوند موصیہ متعلم بار ایٹ لا لنڈن سیکرٹری ٹل جماعت احمدیہ مڈل سیکس

گواہ شد:۔ ابو العطاء جالندھری ربوہ

مسل نمبر ۱۹۲۰۰

میں مخدومہ سعادت مند بیگم بنت مخدوم محمد ایوب مرحوم قوم مخدوم پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میانی ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۱۲۰/- روپے ہیں تاوقتیکہ اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے (شرط اول ۔۔ ۔۔ ۵ روپے)

الامۃ:۔ مخدومہ سعادت مند بیگم بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد خلیل الرحمان سکرٹری مال جماعت احمدیہ گھوگھیات ضلع سرگودھا

گواہ شد:۔ حکیم مخدوم الطاف احمد بقلم خود برادر موصیہ ۶۸ء

مسل نمبر ۱۹۲۰۱

میں حاجی محمد الدین ولد [illegible] قوم وائیں کشمیری پیشہ بیکار عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۱-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں سفید زمین سکنی ۳ مرلہ واقع موضع چونڈہ باجرہ ضلع سیالکوٹ مالیتی اندازاً ۱۲۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت میرے لڑکے مجھے مبلغ ۶۰/- روپے ماہوار بطور امداد دیتے ہیں میں تاوقتیکہ اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

شرط اول ۵۰ ۳۰

العبد:۔ نشان انگوٹھا حاجی محمد دین

گواہ شد:۔ ارشاد احمد ولد ایڈووکیٹ مکان ۲ گلی نمبر ۲۰ فلیمنگ لاہور موصی ۱۱-۱-۶۸

گواہ شد:۔ منشی محمد شفیع کریم پارک کچا لاری روڈ لاہور

وصولی چندہ وقف جدید دفتر اطفال و ناصرات بابت سال ۱۹۶۸ء

ایسے خوش نصیب بچے جنہوں نے حضرت اقدس کی تحریک پر اپنا چندہ بھجوا دیا ہے ان کے اسماء دعا کے لئے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ دوسرے بچوں کو بھی حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اپنا چندہ جلد بھجوا دینا چاہیئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

۱۔	بچگان عبدالحمید صاحب عزیز آباد کراچی	۴ — ۰۰
۲۔	" عطاء اللہ قریشی صاحب لیاقت آباد کراچی	۱۵ — ۷۵
۳۔	" لفٹننٹ شمیم احمد صاحب سوسائٹی کراچی	۱۵ — ۰۰
۴۔	" چوہدری علی اکبر صاحب ربوہ	۵ — ۵۰
۵۔	" محمد حفیظ صاحب گوکل گھلیاں سیالکوٹ	۱۲ — ۰۰
۶۔	" چوہدری محمد اشرف صاحب موہنکی گوجرانوالہ	۱۲ — ۰۰
۷۔	" " ارشاد اللہ صاحب "	۶ — ۰۰
۸۔	دختران سلیم احمد صاحب چک پیکے ضلع رحیم یار خان	۶ — ۰۰
۹۔	" چوہدری نذیر احمد صاحب ایس ڈی او	۱۸ — ۰۰
۱۰۔	بچگان چوہدری غلام رسول صاحب منگلپورہ لاہور	۳۰ — ۰۰
۱۱۔	" چوہدری شمیم احمد صاحب جیکب آباد کراچی	۱۸ — ۰۰
۱۲۔	" شمس الدین صاحب لیاقت آباد کراچی	۶ — ۵۰
۱۳۔	بچگان بشیر احمد صاحب راولپنڈی کراچی	۶ — ۵۰
۱۴۔	" عبدالحمید خان صاحب بھکر ضلع میانوالی	۷ — ۵۰
۱۵۔	محمود احمد صاحب پسر مشتاق احمد صاحب ملک بھکر میانوالی	۶ — ۰۰
۱۶۔	ندیم ظفر صاحب سیدوالا ضلع شیخوپورہ	۶ — ۰۰
۱۷۔	وسیم ظفر صاحب " " "	۶ — ۰۰
۱۸۔	بچگان مرزا بشیر احمد صاحب گوٹھ شریف ضلع لاڑکانہ	۶ — ۰۰
۱۹۔	سید امتیاز حسین ولد سید مبارک احمد صاحب پاکپتن شریف	۶ — ۲۵
۲۰۔	سید فقیہ امتیاز دختر " " "	۶ — ۲۵
۲۱۔	سید محمود الحسن صاحب صالح ابن مسعود امتیاز صاحب پاکپتن	۶ — ۲۵
۲۲۔	مسعود الحسن صاحب سہیل ابن " " "	۶ — ۲۵
۲۴۔	بشریٰ متین بنت عبدالحمید صاحب گوجرانوالہ	۶ — ۰۰
۲۵۔	یاسمین " " " "	۶ — ۰۰
۲۶۔	فوزیہ " " " "	۶ — ۰۰
۲۷۔	احمد صدیق پسر " " " "	۳ — ۰۰
۲۸۔	بشریٰ ربانی صاحبہ بنت محمد شریف صاحب "	۵ — ۰۰
۲۹	شمس الدین صاحب " " "	۵ — ۰۰
۳۰	پسران چوہدری محمد الدین صاحب ضلع ڈیرہ غازیخان	۲ — ۰۰
۳۱	پسران چوہدری احمد دین صاحب " "	۵ — ۵۰
۳۲	پسران چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب "	۴ — ۰۰

(ناظم مال وقف جدید)

مسل نمبر ۱۹۲۰۲

میں نعیم فرحت بی اے بنت مولوی امام الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ فروری ۱۹۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائیداد اور آمد نہیں۔

۱۔ زیورات طلائی وزنی دو تولے آٹھ ماشے مالیتی ۳۴۰/- روپے

۲۔ نقد ۳۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے (شرط اول ۔۔ ۔۔ ۲ روپے)

الامۃ:۔ نعیم فرحت دار الصدر جنوبی ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد:۔ محمد علی ولد خدا بخش ربوہ

گواہ شد:۔ امام الدین والد موصیہ دار الصدر جنوبی ربوہ

ایوانِ محمود

بہت سے احباب جماعت نے کمال اخلاص کے ساتھ "ایوان محمود" کی تعمیر کے لئے -/۳۱۳ روپے یا زائد رقوم کے گرانقدر وعدے فرمائے تھے۔ توقع تھی کہ وہ جلد ہی یہ تمام رقوم ادا کر دیں گے۔ مگر ابھی تک -/۷۵۰۰۰ روپے قابل ادا ہیں اور مجلس اس سلسلہ میں -/۶۰۰۰۰ روپے کی مقروض ہو چکی ہے۔ علاوہ ازیں تعمیر کا کام آخری مراحل میں سے گذر رہا ہے اور رقم نہ ہونے کی وجہ سے رفتار تعمیر بھی کم ہو چکی ہے۔ اسلئے جملہ وعدہ کنندگان کے تعاون کی زیادہ ضرورت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خواہش ہے کہ یہ ہال جلد از جلد مکمل ہو اسلئے حضور اس کام میں مجلس کو ذاتی دلچسپی سے نواز رہے ہیں اور اب تک جو احباب ادائیگی نہیں فرما سکے ان کے اسماء کی لسٹ بھی حضور ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ ان امور کے پیش نظر جملہ بقایا داران سے پُرزور اپیل ہے جلد از جلد ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زعماء کرام انصار اللہ توجہ فرمائیں

مجالس انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹوں میں دیکھا گیا ہے کہ بعض اوقات قیادت وقف جدید کے تحت کوئی رپورٹ درج نہیں کی جاتی یا بالکل مبہم الفاظ درج کر دئے جاتے ہیں۔ زعماء کرام سے درخواست ہے کہ از راہ کرم اپنی مجلس میں کسی دوست کے سپرد خاص طور پر یہ کام کریں۔ اور معین اعداد و شمار کے تحت آئندہ رپورٹ فرمایا کریں۔ تا کام کی رفتار کا اندازہ ہو سکے۔

قائد وقف جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار اور میری ہمشیرہ کا امتحان ماہ مئی میں ہو رہا ہے۔ نیز میری امی جان بیمار رہتی ہیں۔ (رفیق احمد گورایہ ۷۔ ج بیوکیمیس لاہور)

۲۔ عزیزان منور احمد، مبشر احمد اور ان کی ہمشیرگان سالانہ امتحان دے رہے ہیں۔ (حکیم صوفی دین محمد احمدیہ دارالشفاء گوجرانوالہ)

۳۔ ۱۸/۳ کو خاکسار کا بچہ بعمر ۱½ ماہ ایک ہفتہ بیمار رہنے کے بعد فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۱۱/۳ کو بھینس مر گئی۔ دو تین دنوں سے میرے دو بچے بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے بچوں کو جلد صحت یاب کرے۔ اور ہماری پریشانیوں کو دور فرمائے۔ (خوشی محمد کلرک دفتر بیت المال ربوہ)

۴۔ میں اور میرے گھر کے افراد بیمار ہیں (محمد شفیع لاہور چھاؤنی)

۵۔ میری بیوی عرصہ دراز سے بیمار چلی آتی ہے نیز خاکسار تقریباً دو سال سے پریشانیوں میں مبتلا ہے (محمد ظہیر الدین احمد از شیخوپورہ)

۶۔ سید مبارک احمد ابن سید پیر احمد صاحب دو سال سے معدہ کی تکلیف سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اب چند ماہ سے زیادہ تکلیف ہے (آر سیٹھی بنت سیٹھی کرم الٰہی سیالکوٹ)

۷۔ میرے لڑکے کی آنکھ کا اب تیسری دفعہ اپریشن ہوا ہے۔ پہلے دونوں دفعہ ناکام ہو جاتا رہا ہے۔ (محمد حسین انچارج سنٹرل سکول بارڈر آزاد کشمیر)

۸۔ خاکسار کا بھائی منور احمد بعمر ۹ سال ایک ماہ سے بہت بیمار ہے۔ اور بہت کمزور ہو گیا ہے

۹۔ میرے نانا جان ڈاکٹر حاجی عبد المجید خانصاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان اہلیہ بیمار ہیں۔ (ایم کے سیما بنت سید محمود احمد کوئٹہ)

احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ریلوے ہذا کا موسم گرما کا ٹائم ٹیبل یکم اپریل ۱۹۶۸ء سے نافذ عمل ہوگا۔ یہ تمام ریلوے بکسٹالوں پر پچاس پیسے فی کاپی کے حساب سے دستیاب ہے

INF (L) 846

اعلانات دارالقضاء

296

حلقہ وار نظام کے ماتحت تمام قاضیوں کی سہ سالہ تقرری دیگر عہدہ داران جماعت کی طرح یکم مئی سے ہوگی۔ اس لئے تمام امراء اور صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان دنوں جو انتخاب عہدیداران ہو رہا ہے۔ اس میں قاضیوں کا انتخاب بھی کر دیا جائے۔ اس میں مندرجہ ذیل امور ملحوظ رکھے جائیں۔

۱۔ ہر مقامی جماعت میں جس کے افراد پچاس سے زائد ہوں قاضی مقرر کیا جانا ضروری ہے مگر اس سے کم افراد والی جماعت میں بھی قاضی مقرر کرنا چاہیئے۔ قریب قریب کی چھوٹی جماعتوں کے لئے کسی ایک جماعت میں سے بھی مرزوں قاضی کا نام منتخب کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ قاضی کے سپرد کوئی انتظامی عہدہ نہ ہو مثلاً پریذیڈنٹ یا سیکرٹری امور عامہ کو قاضی منتخب نہ کیا جائے۔ اور اگر عہدہ قضاء کے لئے کوئی دوسرے دوست مرزوں نہ مل سکتے ہوں۔ تو اس صورت میں انتظامی عہدہ کے لئے کسی دوسرے دوست کا انتخاب کیا جائے۔

۳۔ جہاں تک ہو سکے ایک سے زائد دوستوں کا نام بطور قاضی منتخب کیا جائے۔ تا ان میں سے کسی ایک کی منظوری حاصل کی جائے۔

۴۔ جن دوستوں کا نام بطور قاضی منتخب ہو ان کی علمی اور دینی قابلیت کا بھی رپورٹ میں اندراج کیا جائے۔

۵۔ اس انتخاب کی رپورٹ محترم امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب دوسرے عہدیداران سے الگ براہ راست ناظم دارالقضاء کو بھیجیں۔

۶۔ سابقہ مقرر شدہ قاضیوں کا نام بھی انتخاب میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

۷۔ حسب ضرورت ایک سے زائد قاضیوں کو مقرر کرنا چاہیئے۔ ہاں چھوٹی جماعتوں میں ایک ہی قاضی مناسب ہے۔

۸۔ قاضی کے لئے ایسے دوستوں کا انتخاب عمل میں لایا جانا چاہیئے۔ جو دینی معلومات کے علاوہ معاملہ فہم اور اخلاقی لحاظ سے اچھی شہرت رکھتے ہوں۔

۹۔ ۱۵ اپریل ۱۹۶۸ء تک انتخاب قاضیان کی رپورٹ موصول ہو جانی چاہیئے تا ان کی تقرری کی منظوری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت عالیہ میں عرض کیا جا سکے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان نکاح

میرے بھائی عزیزم ماسٹر غلام احمد حال بدوملہی ضلع سیالکوٹ کا نکاح چوہدری محمد اسمٰعیل مرحوم دبوہ کی صاحبزادی نسیم اختر سے مبلغ دو ہزار حق مہر پر مورخہ ۲۱/۳ کو ہوا۔ نکاح کا اعلان مولوی محمد صادق صاحب سماٹری نے مسجد گولبازار دبوہ میں کیا۔ احباب سے درخواست ہے دعا۔ غلام محمد سبزی فروش غلہ منڈی ربوہ

بے بی ٹانک

بچوں کی کمزوری، سوکھے پن، دانت نکالنے کی تکالیف اور بدہضمی کا کامیاب علاج ہے فی شیشی -/۳

ڈاکٹر اور مبالغ صاحبان کے لئے -/۲۷ روپے درجن

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی منتقل ڈالخانہ لو

ولادت

برادرم میجر ناصر محمود صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۲۰ مارچ ۱۹۶۸ء کو لڑکا عطا فرمایا۔ نومولود جناب صوفی محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا پوتا اور جناب ملک ناصر الدین خان بی اے انسپکٹر کمرشل ریلوے کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر فرمائے اور دین و دنیا میں ترقی دے۔

نسیم احمد محمد نگر لاہور

مینیجر برائے زرعی فارم

ایک قابل دیانتدار مینیجر کی ضرورت ہے جس کو زرعی فارموں پر کام کرنے کا تجربہ ہو۔ مکینیکل فارمنگ کا بھی تجربہ ہو۔ پہلے کہاں کام کر چکے ہیں؟ اور ترک ملازمت کی وجہ تحریر کریں۔

خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کریں یا خود آ کر ملیں۔

مرزا مجید احمد۔ محلہ دارالصدر شرقی ربوہ۔ ضلع جھنگ

تمہیں کوشش کرنی چاہیئے کہ الٰہی وعدے تمہارے ذریعہ سے پورے ہوں

اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرو تا خدائی تقدیر جب ظاہر ہو تو تمہارے حق میں فیصلہ کرے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ احباب کو غلبۂ اسلام کے ضمن میں ان کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ اتنا بڑا کام ہے کہ اگر کوئی احمدی سوچے سمجھے تو میں سمجھتا ہوں اس کی راتوں کی نیند اُڑ جائے۔ جب تک دنیا میں ان لوگوں کی اکثریت نہ ہو جائے جو اس قانون کے مطابق جس کو تم سچا سمجھتے ہو اللہ تعالےٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کے وارث ہوں اس وقت تک تم صحیح معنوں میں اپنے فرائض کو ادا کرنے والے نہیں سمجھے جا سکتے۔ یہ صحیح ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ تبلیغ اسلام صرف ہماری جماعت ہی کر رہی ہے۔ یہ بھی صحیح ہے کہ عیسائی اور دوسرے غیر مذاہب کے لوگ ہمارے ذریعہ سے ہی اسلام میں داخل ہو رہے ہیں اور اس طرح اپنی تائید میں ایک عقلی دلیل ہمیں حاصل ہے مگر عقلی دلیل اور واقعاتی دلیل میں بڑا بھاری فرق ہوتا ہے۔ عقلی طور پر بے شک ہم اسلام کو پھیلا رہے ہیں لیکن اگر اسلام کو ہمارے ذریعہ سے غلبہ حاصل نہیں ہوتا بلکہ ہماری آئندہ نسلیں اس کو غالب کرتی ہیں تو ہماری خوشی ایسی ہی ہوگی جیسے گیدڑوں کے متعلق مشہور ہے کہ وہ رات کو اکٹھے ہوتے ہیں تو شور مچانا شروع کر دیتے ہیں کہ پدرم سلطان بود، ہمارا باپ بادشاہ تھا۔ اس پر ایک گیدڑ آگے نکل کر کہتا ہے آتُراچہ۔ اگر تمہارا باپ بادشاہ تھا تو پھر تمہیں کیا؟ گیدڑ تو اپنی پرانی بادشاہت یاد دلاتے ہیں ہم لوگوں کو اپنی آئندہ بادشاہت یاد دلا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایک صدی کے بعد دیکھ لینا سب دنیا پر ہمارا ہی غلبہ ہوگا۔ وہ کہتا ہے اوّل تو مجھے یقین ہی نہیں اور اگر ایسا ہو بھی گیا تو پھر تُراچہ تجھے کیا۔ جن کے زمانہ میں جماعت پھیلے گی وہ فخر بھی کر لیں گے اور خوش بھی ہو لیں گے تمہیں کیا حق حاصل ہے کہ تم خوشیاں مناتے پھرو تمہارے ہاتھ سے تو پچھلی بادشاہت بھی گئی اور آئندہ کی بھی تمہیں امید نہیں۔ مثل مشہور ہے کہ ایک شخص سے کسی نے کہا کہ دو آدمی حلوے اور مٹھائیوں کی سینیاں اٹھائے ہوئے آ رہے تھے وہ کہنے لگا پھر مجھے کیا۔ اس نے کہا نہیں وہ تمہارے گھر کی طرف آ رہے تھے۔ وہ کہنے لگا پھر تجھے کیا؟ یعنی اگر وہ کہیں اور جا رہے تھے تو پھر مجھے کیا اور اگر وہ میری طرف آ رہے تھے تو پھر تجھے کیا کہ تُو خوش ہو رہا ہے اگر تمہاری اولادوں نے ہی کامیاب ہونا ہے تو پھر میں پوچھتا ہوں کہ تُراچہ تم کو کیا۔ تم کو تو تبھی خوشی حاصل ہو سکتی ہے جب کہ تم آنے والی کامیابی اور فتح میں خود حصہ لو۔ یہ کیا کہ گھروں میں آرام سے سوئے ہوئے ہو رات دن دنیا کے کاموں میں مشغول ہو۔ سستی اور غفلت تمہارا پیچھا نہیں چھوڑتی اور آئندہ آنے والی نسلوں نے جو فتح حاصل کرنی ہے اس پر تمہارا سر اونچا ہو رہا ہے اور تم خوشی سے جھوم رہے ہو۔ آنے والے آئیں گے اور کامیابی حاصل کریں گے تو خوش بھی ہو لیں گے۔ تمہارا کیا حق ہے کہ تم خوش ہوتے پھرو۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو فتح اور کامیابی حاصل کی تھی اس پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دادے پردادے فخر کرتے کہ ہماری نسل میں سے ایک ایسا انسان پیدا ہوگا جو دنیا میں عظیم الشان کامیابی حاصل کرے گا۔ تو ہر شخص انہیں یہی کہتا کہ تُراچہ تمہیں کیا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب دنیا میں آئیں گے اور فتح حاصل کریں گے تو خوشی بھی منالیں گے تم کو کیا حق حاصل ہے کہ تم خوشی مناتے پھرو۔ اسی طرح اگر تمہاری کامیابی نے بھی ڈیڑھ سو سال کے بعد آنا ہے اور تم نے اس کی بنیادیں بھی نہیں رکھیں تو پھر تمہیں کیا آنے والے آئیں گے تو فخر بھی کر لیں گے۔ پس اپنے حالات میں تبدیلی پیدا کرو۔۔۔

بہرحال ابھی وقت ہے اپنے اندر تغیر پیدا کرو۔ زمانہ کے حالات بتا رہے ہیں کہ خدا کچھ کرنا چاہتا ہے۔ تمہارا فرض یہ ہے کہ تم اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرو تا کہ جب خدائی تقدیر ظاہر ہو تو وہ تمہارے حق میں فیصلہ کرے۔ اگر تم اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کر لو تو دنیا تمہیں تباہ نہیں کر سکتی۔ سمندر میں تلاطم آئے گا اس کی موجیں اٹھیں گی اور لوگ سمجھیں گے کہ تم تباہ ہو گئے مگر جب طوفان میں سکون پیدا ہوگا تو دنیا یہ دیکھ کر حیران رہ جائے گی کہ تم سلامتی کے ساتھ کنارے پر کھڑے ہو اور لوگ تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے۔"

(الفضل ۹ مئی ۱۹۶۳ء)

درخواستِ دعا: میرے دو چھوٹے بچے بعارضہ بخار و خسرہ بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرماویں۔

(احمد حسین کاتب الفضل ربوہ)

دعائے مغفرت

(۱) مکرم لطیف احمد صاحب ابن چوہدری محمد شفیع صاحب اوجلوی مرحوم (سپروائزر آف ورکس کوہ نور ملز لائل پور) جو کہ حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے داماد تھے ۲۶ مارچ کو ساڑھے گیارہ بجے رات بعارضہ پیشاب سول ہسپتال لائلپور میں ڈیڑھ ماہ زیر علاج رہنے کے بعد ۳۹ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ ۲۷ مارچ کو ۱۱ بجے دوپہر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ تدفین اسی وقت عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر حضرت مولوی محمد دین صاحب نے دعا کرائی۔ مرحوم نہایت ہنس مکھ انسان تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور دو لڑکے یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے قرب سے نوازے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(۲) میرٹھ بھنوئی مولوی محمد ذکاء اللہ خاں صاحب بی۔ اے (سابق سکول ٹیچر پتوکی ضلع لاہور) حال سعود آباد کراچی ۲۳ مارچ ۶۸ء کو رات ۲ بجے انتقال فرما گئے ہیں۔ تبلیغ حق کا شوق جنون کی حد تک پہنچا ہوا تھا۔

احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

(عبدالرحمٰن شاکر۔ ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج میں مباحثہ

سٹوڈنٹس یونین تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام طلبائے قدیم اور نئے طلباء کے درمیان ۳۰ مارچ کو ساڑھے سات بجے شب ایک مباحثہ منعقد ہوگا۔ طلبائے قدیم قرارداد کی حمایت میں اور کالج کے موجودہ مقررین موضوع کی مخالفت میں تقریریں کریں گے۔ قرارداد زیر بحث ہے "اس ایوان کی رائے میں "جوانی نادانی کا دوسرا نام ہے"۔ کالج کے طلباء قدیم سے مباحثہ کامیاب بنانے کی درخواست ہے۔

(سٹوڈنٹ پریذیڈنٹ کالج یونین)

فجی میں اساتذہ کی ضرورت

فجی میں فزکس کیمسٹری۔ باٹنی۔ زوآلوجی اور حساب کے اساتذہ کی ضرورت ہے۔ بی اے بی ایس سی (فرسٹ ڈویژن یا بہت اچھی سیکنڈ ڈویژن) کے لئے ان ملازمتوں کے حاصل کرنے کے مواقع ہیں جو دوست بطور استاد فجی جانا چاہیں وکالت تبشیر کو اپنی ڈگری کی فوٹو سٹیٹ کاپی کے ہمراہ درخواست ارسال کریں۔ (وکالت تبشیر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴